گناہ دشمن سے بھی زیادہ ڈرنے کی چیز ہے۔

دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد اس لیے ہوتی ہے کہ وہ گنہگار ہیں۔

اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہم ان کے مقابلہ میں ٹک نہیں سکتے تھے' اس لیے کہ نہ ہماری تعداد اتنی بڑی ہے' اور نہ تیاری ان کی جیسی ہے۔

اگر ہم گناہ میں اپنے دشمن کے برابر ہو گئے تو مادی طاقت میں وہ ہم سے بہت فائق ہیں۔

اگر اطاعت شعاری اور گناہوں سے پرہیز کی بنا پر ہمیں نصرت خداوندی کا استحقاق نہ حاصل ہوا تو اپنی طاقت سے ہم ان پر کبھی غالب نہیں آسکتے۔

تم لوگوں کی عداوت سے زیادہ اپنے گناہوں سے ڈرو۔ اپنی قدرت و طاقت سے زیادہ' اپنے گناہوں سے بچنے اور حفاظت کا اہتمام کرو۔

تم یہ ہرگز نہ سوچو کہ ہمارا دشمن ہم سے برا اور اللہ کا باغی ہے اس لیے اس کو ہم پر تسلط و غلبہ نہیں ہو سکتا' چاہے ہم گناہ کیوں نہ کریں۔

بہت سی قوموں پر ان کے گناہوں کے سبب ان میں سے بدترین لوگ مسلط کر دیے گئے۔

تم جس طرح دشمن کے مقابلے میں اللہ سے مدد طلب کرتے ہو' اپنے نفس کے مقابلے میں بھی اللہ کی مدد کے طالب ہو۔

(حضرت عمر بن عبدالعزیز کا مکتوب اپنے سپہ سالار منصور بن غالب کے نام)

خیر خواہ